رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر :- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ :- مہر محمد خان۔

نمبر ۱۷ | مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

93

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نائجیریا میں تبلیغ اسلام ص ۱
ہندوستان میں اسلام کس طرح پھیلا؟ ص ۳
مذہب کی تحقیقات کے لئے جاپانی وفد
ایک عبرتناک موت۔
گائے کی قربانی اور گاندھی جی کا اخبار } ص ۴
دیو سماجیوں کو جواب
پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی ایک کتاب کی اصلاح } ص ۵
میاں فضل حسین کی تعلیمی پالیسی پر
گورنمنٹ پنجاب کا اعلان } ص ۶
اشتہارات ص ۷-۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالی بخیریت ہیں الحمدللہ کہ درس القرآن میں ۳۰۔ اگست تک نواں پارہ ختم ہو چکا ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں اور بکثرت حقایق و معارف کے علاوہ آدم اور ابلیس کے واقعات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے معرکۃ الآرا مسائل کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس وضاحت کے ساتھ حل فرمایا کہ سامعین اچھی طرح سمجھ سکے ❖

نائجیریا میں تبلیغ اسلام

۱۱ احمدی ایک گاؤں میں
حکیم فضل الرحمن صاحب گولڈ کوسٹ میں

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ۱۲ جولائی ۱۹۲۲ء)

لیگوس مغربی افریقہ کے لنڈن (لیگوس) میں سلسلہ احمدیہ خدا کے فضل سے مضبوط قدم رکھ کر اپنے قیام کی جگہ بنا رہا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث کے درسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ میری توجہ کا رخ ان دنوں زیادہ تر جماعت کی تعلیم کی طرف ہے۔ کیونکہ افریقہ کے ساحل پر سیرالیون سے لیکر انگولا تک برابر اہل لیگوس کی نوآبادیاں ہیں اور جس طرح شمال کا ہوسا سوداگر یا فقیر افریقہ کے کونوں تک پہنچتا ہے اسی طرح جنوب کا لیگوشین یوربا ساحل پر جابجا آباد ہے۔ اور جس قدر ان لوگوں کی تعلیم ہوگی اسی قدر اندرون ملک اور ساحل افریقہ پر اسلام و تہذیب پھیلیگی۔ افریقہ کا ساحل Pagano Christian ہے یعنی بت پرستی و مسیحیت کا خلط۔ مسلمان بھی نیم بت پرست ہیں۔ اور ساحل پر ہوسا و لیگوشین آباد کاروں کے سوا اسلام کا نام نہیں۔

ہماری چیز کوششیں

	مدرس		ایام	وقت
قرآن	جامع مسجد کلاں	نیر بلا ترجمان	ہفتہ اتوار منگل بدھ	۷-۸ بجے تک صبح
حدیث	"	"	"	۸ بجے تک
حدیث	احمدیہ ہال	نیر بلا ترجمان	پیر منگل ہفتہ	۵ سے ۷ بجے تک شام
قرآن	تکریا تینو منزل	"	روزانہ	۷ سے ۸ بجے تک
قرآن	احمدیہ ہال	امام قاسم آجو	"	۷ سے ۸ بجے کلاس اول
قرآن	"	الفا یونس	"	کلاس دوم

10.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس	مقام	مدرس	ایام	وقت
قرآن	احمدیہ ہال	امام اجوئیو براہیما	ہفتہ دوپہر	۵ بجے سے ۶ بجے
قرآن	اپیٹیڈ و احمدیہ مسجد	الحاج ابراہیم	روزانہ	بعد نماز فجر
قرآن	شاگبو	الحاج لاوال	″	متفرق اوقات
لیکچر	احمدیہ ہال	نیئر بہ امداد ترجمان	جمعرات	۸ سے ۱۰ تک زنانہ
لیکچر	کھلی ہوا میں مختلف جگہ	″	بدھ و جمعہ	۹ سے ۱۲ تک

مدارس کے اجرا کا فیصلہ

مجلس منتظمہ نے علی الرغم باوجود مشکلات کے اخراجات مقدمہ جامع مسجد فیصلہ کر لیا کہ ۱۰ اگست سے تعلیم الاسلام احمدیہ سکول" کھول دیا جائے۔ مسجد کلاں ختم کر کے سردست مدرسہ کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے تا نماز و مدرسہ دونوں کا کام دے۔ اور ایک سینیئر کیمبرج مدرس اور ۳ اسسٹنٹ مدرسین کی امداد سے مدرسہ کا افتتاح کرنا قرار پایا ہے۔ اصل مجوزہ ہائی اسکول کے لئے زمین کی درخواست کر دی گئی ہے۔ زمین لنڈن سے بھی گراں ہے۔ صرف ایک مقام دلالی سا خالی پڑا تھا اس کے لئے ۲۰۰ درخواستیں گذر چکی ہیں۔ مگر مجھ سے حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری درخواست کو مقدم رکھیں گے۔

اس مدرسہ مرکزی کے علاوہ جماعت اپیٹیڈ نے مقامی انفینٹ اسکول (Infants School) کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو مرکزی اسکول کے ساتھ ہی انشاء اللہ ۱۰ اگست سے جاری ہو جائیگا۔ چونکہ مسیحیوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ لیگوس میں مسلمانوں کے بچوں کو مسیحی مدارس میں داخل نہ کرینگے۔ کیونکہ وہ بدتہذیب۔ بداخلاق۔ بے تربیت یافتہ ہیں۔ اور مسلمان سوائے مقابلہ بازی ناچ۔ شراب۔ باہمی جنگ و جدال اور کوئی شغل نہیں رکھتے۔ اسلئے تمام بوجھ جماعت احمدیہ کے سر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مدرسہ کا کھولنا سلسلہ کی ترقی میں بہت ممد ہوگا۔

احمدیت اخبارات میں

یاد نیز آف نائیجیریا جو ہمیشہ سلسلہ کے خلاف لکھتا رہا اپنے گذشتہ نمبر میں معترف ہے کہ "سلسلہ کی تعلیم مسلمانوں کی بہبودی کا محض ایک ہی واحد ذریعہ ہے۔ مسٹر نیر مبلغ احمدیت نہ صرف ہر بات دلائل سے منواتے اور محض اعتقاد کی چیز انہیں چھوڑتے۔ بلکہ وہ لوگوں کو حکومت وقت سے وفاداری کی تعلیم دیکر ایک نہایت مفید کام کر رہے ہیں"۔

افریقن مسینجر رقمطراز ہے۔ "سلسلہ احمدیہ کی نسبت ہمارا خیال ہے۔ کہ اس سلسلہ کے اثر سے مقامی مسلمانوں میں ایک بڑی بہتر تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اہل اغراض حضرات مسٹر نیر ہندوستانی مبلغ احمدیت کے راستہ میں روڑے نہ اٹکائیں جماعت احمدیہ اپنی وفاداری کے لئے ہندوستان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ مقامی مسلمان اس امر کے محتاج ہیں کہ اس مضمون پر نہایت سخت اسباق انکے کیا سہ سر میں داخل کئے جائیں"۔

اسکے بعد اس معزز اخبار نے شہزادہ پرنس آف ویلز کے جواب متعلق ایڈریس کی نقل درج کی ہے۔ اور حکومت اور اپنے ساتھین کو توجہ دلائی ہے کہ اس جدید مذہبی تحریک کا ہر طرح خیر مقدم کیا جائے۔ یہی دونوں اخبار جو انگریز اور افریقن شوق سے پڑھتے ہیں۔ ایک اور نمبر میں لکھتا ہے:۔ "دوران مکالمہ میں ہم سے ایک عالی مقام افسر حکومت نے کہا۔ میں سلسلہ احمدیہ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس کے اصول اگر ہمارے مسلمان جذب کریں تو وہ اسلام میں جو خوبیاں ہیں۔ اخیر عمل پیرا ہونگے۔ اور ان جہالت کی لہروں سے نجات پا جائینگے۔ جنمیں وہ گھرے ہوئے ہیں۔ اور جن کے ہوش ربا اثر سے بعض اہل غرض لوگ نہیں چاہتے کہ ان کی رہائی ہو"۔

ایک سوال اور اس کا جواب

برادران کرام! میرے کام کے ایک پہلو سے انجام آپ کو واقف کیا ہے۔ مگر میری مشکلات کا آپ کو کما حقہ علم نہیں۔ ان سے صرف اللہ واقف ہے یا میں۔ یا میرا نوجوان خود اور رفیق۔ میں جانتا ہوں کہ میرے نادوں اور غیروں پر اعدائے ملت نے ہنسی اڑائی ہو گی۔ اور لوگ کہتے ہونگے کہ ہزاروں روپیہ چندہ آنا چاہیئے تھا۔ اگر مخلص احمدی ہوتے تو ضرور ہماری مالی مشکلات کا حل ہو جاتا۔ جہاں میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا اور ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں بڑی بڑی جماعتیں پیدا کر دی ہیں۔ اور خود مسیح موعود اسوقت اپنا روحانی اثر ڈال رہے ہیں۔ اور کوئی طاقت انشاء اللہ اس پودہ کو اب نہیں اکھاڑ سکتی۔ وہاں یہ بھی عذر کرتا ہوں کہ یہ لوگ ابھی نئے ہیں۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کمائی نہیں کرتا۔ ابھی آپ ماں کی طرح صرف دو اور برس دودھ پلائیں۔ اور اس طرف پوری توجہ کر کے اس کی پرورش کریں۔ اور پھر تربیت کی طرف خیال کریں۔ یہ ہونہار بچہ جلد جوان ہو گا۔ اور میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھتا ہوں کہ نائیجیریا کی جماعت ہندوستان کی جماعتوں سے اگر بڑھیگی نہیں تو کم از کم ہمسری ضرور کریگی۔ میرے اللہ تو میرے دل اور میری محنت کو جانتا ہے۔ ایسا ہو کہ مرنے سے پہلے میں اس بیج کو پھولتا پھلتا اور پھیلتا دیکھ لوں۔ آمین ثم آمین۔ آپ اس مشن کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور نظارت تبلیغ کو انکی مالی مشکلات سے سبکدوش کر دیں۔

گولڈ کوسٹ میں کام

عزیز فضل الرحمٰن نہایت تندہی کوشش محنت اور قربانی و جانفشانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کام کر رہے ہیں۔ سالٹ پانڈ کے مدرسہ میں مدرسین و طلباء کو دین سکھاتے۔ مقامی لیگوس کے مسلمانوں اور ہوسا نوجوانوں کو قرآن پڑھاتے ہیں۔ جماعتوں کے معائنوں میں مصروف ہیں۔ نئے مدارس کھولنے کا مشورہ کر رہے ہیں۔ اکثر پیدل سفر کرتے ہیں۔ ایک موقع پر "کچی چبا کر" دوسرے موقع پر نمک مرچ سے ڈبل روٹی کھا کر وقت گذارا۔ بارش و بیماری میں بھی سفر کرنے اور تبلیغ کے مقدس فرض میں کوتاہی نہیں کی۔ خدا کی قسم۔ گولڈ کوسٹ کا کام خصوصیت سے جان پر کھیلنا ہے۔ اور میرے سوا اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ احباب اس نوجوان باہمت مبلغ کے لئے دعا فرماویں۔

۱۱۷ نو احمدی فضل الرحمٰن کے ذریعہ سے

عزیز فضل الرحمٰن جب سالٹ پانڈ پہنچے تو انکو خاد میناں نام مقام سے جو سالٹ پانڈ سے قریباً ایک سو میل سے زیادہ فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔ خط آیا ہوا تھا۔ اور سفید مبلغ کی مانگ تھی۔ میں گو کوماسی تک چلا گیا تھا۔ مگر اس علاقہ کا مجھے علم نہ تھا۔ گولڈ کوسٹ کے تمام اطراف بلکہ کل ساحل و اندرون افریقہ میں "سفید مبلغ کی آمد" کا چرچا ہے۔ لیکن ایک شخص کہاں کہاں جا سکتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے عزیز موصوف کو موقعہ دیا۔ کہ وہ اس مقام پر جائیں۔ وہ سالٹ پانڈ سے ۴۰ میل تک المینا نام مقام پر بذریعہ موٹر گئے۔ مگر بارش ہیں۔ المینا سے ایک چھوٹی خالی کشتی چھوڑی جاتی ہے جسپر سواری کرنا موت خریدنا ہے۔ غریب مبلغ اسمیں سوار ہوا۔ اور زکام۔ بخار۔ ضعف دل کی حالت میں پھنڈی پہنچا جہاں احمدیوں کے مکان تلاش کرنا پڑا۔ ۲ دن اس بخار میں ایجا کوری نام ریلوے سٹیشن پر سخت سردی اور بارش سے لاچار ہونے کی حالت میں وارد ہوا۔ اب اس مقام سے منزل مقصود ۸ میل تھا۔ وہاں پیدل گیا اور ایک ہفتہ قیام کر کے اور متواتر تبلیغ و تعلیم کے اثر سے یہ تمام لوگ احمدی ہو گئے۔ انکی تعداد ۱۱۷ ہے۔ اور اخلاص کا کامل نمونہ دکھایا۔ ایک دنبہ۔ مرغیاں اور صد نقدی۔ اور ۸ میل تک پیدل سٹیشن تک ان کے ساتھ آئے۔ احباب انکی استقامت کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
94

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۲۲ء

ہندوستان میں اسلام کس طرح پھیلا

سیلون کے احمدی انگریزی اخبار مسیح میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے جسے اردو کا جامہ پہنا کر احباب کرام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

مذہبی تشدد اور زبردستی مسلمان بنانے کی مثالیں مخالفین اسلام نے اکثر ہندوستان سے ہی لینے کی کوشش کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خال خال کہیں ایسے واقعات بھی ہوئے ہوں۔ لیکن یہ کہنا کہ ہندوستان میں اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ ایک بے بنیاد دعویٰ ہے۔ یہ بات کہ مسلمانوں کے عہد میں ہندوؤں کو پوری پوری مذہبی آزادی تھی۔ اسی سے عیاں ہے کہ دہلی اور آگرہ کے اضلاع میں جو اسلامی حکومت کا مرکز تھا۔ آجکل بھی مسلمانوں کی آبادی کا تناسب دس اور پچیس فیصدی سے زیادہ نہیں۔ دیکھو کتاب "ہندوستان کے مذاہب" مصنفہ ہنٹر صاحب

ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں میں سے سب سے زیادہ متعصب اورنگ زیب عالمگیر کو بتایا جاتا ہے۔ لیکن تاریخ سے کہیں پتہ نہیں چلتا۔ کہ اس نے کسی کو زبردستی مسلمان بنایا ہو۔ عالمگیری احکامات اور رقعات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ نہایت ہی غیر متعصب بادشاہ تھا۔ مسٹر آرنلڈ اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" میں لکھتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب کے بعض رقعات اور احکامات سے جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ مترشح ہوتا ہے۔ کہ وہ مذہبی غیر جانبداری کا ایک ایسا زرین اصول مقرر کرتا ہے۔ جو دوسرے بادشاہوں کے لئے ایک نمونہ ہو سکتا ہے۔

ایک دفعہ شہنشاہ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ دو آتش پرست پارسیوں کو جو سلطنت میں تقسیم تنخواہ کے عہدے پر سرفراز تھے نکال دے اور ان کی جگہ دو مسلمانوں کو جو تاج کے پورے وفادار تھے۔ نامزد کرے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا۔ کہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء کہ اے مسلمانو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ کہ دنیاوی کاموں میں مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ اس قسم کے دنیاوی کاموں میں مذہبی تعصب کو جگہ دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی قرآن کریم کی اس آیت کی طرف بھی اشارہ کیا۔ کہ لکم دینکم ولی دین۔ یعنی تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے۔ اور فرمایا۔ کہ اگر پہلی آیت جو معترض نے اپنے دعویٰ کی تقویت میں پیش کی ہے اسکا یہی مطلب ہے کہ دنیاوی معاملات میں بھی اسکا اطلاق ضروری ہے۔ تو پھر ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم راجاؤں کو اور ان کی رعیت کو بھی تباہ کر دیں۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ سرکاری آسامیاں صرف لیاقت کی بنا پر دینی چاہئیں۔ نہ کہ کسی اور بنا پر۔ وہ آیت جس کی طرف اورنگ زیب کے معترض نے اشارہ کیا ہے۔ ہر ایک غیر مسلم پر نہیں لگتی۔ یہ تو صرف عرب کے ان مشرکین کے متعلق ہے۔ جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے تلوار اٹھائی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کو "میرے دشمن اور تمہارے دشمن" قرار دیا گیا ہے۔ جن غیر مسلموں نے مسلمانوں پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ ان کے متعلق نہایت نرمی کا سلوک کرنے کا ارشاد خداوندی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ تمہارے ساتھ دین کی خاطر نہیں لڑے۔ اور انہوں نے تم کو اپنے گھروں سے نہیں نکالا۔ ان کے متعلق خدا تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ تم ان کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو۔ کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ وہ صرف انہی لوگوں سے تم کو دوستانہ کرنے سے روکتا ہے۔ جو مذہب کی خاطر تمہارے ساتھ لڑے ہیں۔ اور انہوں نے تمہیں اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ اور نکالنے میں مدد دی ہے۔ اور جو کوئی ان سے دوستانہ رکھے وہ ظالم ہے۔

جن بہادروں نے ہندوستان کو فتح کیا ہے۔ وہ تلوار چلانے والے نہ تھے۔ بلکہ امن کے شہزادے تھے۔ ان کی فتوحات دنیاوی بادشاہوں کی فتوحات سے کہیں زیادہ شاندار تھیں۔ وہ خاموشی سے دلوں کو فتح کرتے جاتے تھے۔ ان کے ساتھ نقارے نہ تھے جن پر جنگ ضرب پڑتی ہو۔ اور نہ تریاں تھیں جن کی آوازیں دلوں کو ہلا دیتی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ مورخوں نے ان کے کام کی کوئی یادداشت نہیں رکھی۔ لیکن ہندوستان کے کروڑوں مسلمان ان کے خاموش مگر عظیم الشان کام کی زندہ مثالیں ہیں۔ ان بزرگوں نے ہندوستان میں ایسے مرکز منتخب کئے۔ جو بت پرستی کے مرکز تھے۔ انہوں نے اپنے وہیں جھنڈے گاڑے اور جب تک ہزاروں مسلمان اپنے اردگرد نہیں دیکھ لئے وہ اس زمین پر سے اٹھائے نہیں گئے۔

مسٹر ارونگ آئی۔ سی۔ ایس نے ۱۹۱۱ء میں بمقام شملہ پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک لیکچر دیا تھا۔ ان کے مضمون کی سرخی تھی "پاکپٹن کے شیخ فرید" اس لیکچر میں فاضل لیکچرار نے بتایا کہ پاکپٹن ہندوؤں کی مشہور عبادت گاہ تھی۔ اور اسلام کی لہر جو مغرب سے ہندوستان کی طرف امڈی چلی آتی تھی۔ اس کی روک تھام کرنے میں پاکپٹن کا ایک بڑا حصہ تھا۔ لیکن شیخ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ نے اس مرکز کو فتح کر لیا۔ اور تمام گرد و نواح کا علاقہ آپ کی مریدی میں آ گیا۔ شیخ کا پاکپٹن کو فتح کر لینا ہمیں بتاتا ہے۔ کہ کس طرح مسلمان اولیاء اور بزرگ اس وقت ہندوستان کو فتح کر رہے تھے۔

مگر شیخ اس مقدس گروہ کے ایک فرد تھے جو ہندوستان میں اسلام پھیلانے کی غرض سے آئے تھے۔

"پریچنگ آف اسلام" کا عیسائی مصنف لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے اولین مسلمان بزرگوں میں سے ایک عظیم الشان بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی تھے۔ جنہوں نے راجپوتانے میں سب سے پہلے اسلام پھیلایا۔ آپ نے ۱۲۳۶ء [illegible] تمام عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتقال فرمایا۔ آپ کا وطن مالوف سجستان تھا۔ جو ایران کے مشرق میں ہے۔ کہتے ہیں کہ جب خواجہ صاحب مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ تو آپ کو ہندوستان میں کفار کو دعوت اسلام دینے کا کام سپرد ہوا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا میں آپ سے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ملک ہند آپ کے سپرد کیا ہے آپ وہاں جائیں۔ اور اجمیر میں قیام کریں۔ آپ اور آپ کے ہمراہیوں کے تقویٰ کی وجہ سے بفضلہ تعالیٰ اسلام وہاں ضرور پھیل کر رہیگا۔ خواجہ صاحب نے اس حکم پر لبیک کہا۔ اور اجمیر کی طرف چل پڑے۔ اجمیر اس وقت ایک ہندو راجہ کے ماتحت تھا۔ اور چاروں طرف بت پرستی کا زور تھا۔ پہلا شخص جس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی وہ ایک جوگی تھا جو خود راجہ کا مذہبی گرو تھا۔ آہستہ آہستہ آپ کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جو ہندو مذہب کی صفوں کو کاٹتے ہوئے آپ کے پاس پہنچے تھے۔ خواجہ صاحب کی شہرت تمام شہر میں ہو گئی۔ اور لوگ جوق جوق آپ کی خدمت میں جمع ہونے لگے۔ آپ ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے کہتے ہیں کہ جب آپ اجمیر کو آ رہے تھے تو دہلی میں سات سو آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ وقت کی تنگی مجھے ان تمام بزرگوں کا ذکر کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں اشاعت اسلام کرتے رہے ان کا مختصر حال پریچنگ آف اسلام میں مل سکتا ہے۔ میں یہاں صرف ایک بزرگ کا ذکر کرونگا جنہوں نے ہندوستان میں اس وقت قدم رکھا جب یہ ملک بت پرستی کی تاریک گھٹاؤں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ان کا نام نامی سید اسمٰعیل بخاری ہے (المعروف داتا گنج شکر) آپ سب سے پہلے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے لاہور میں اسلام کا وعظ کیا۔ آپ ۱۰۰۵ء میں یہاں آئے۔ دینی و دنیاوی علوم میں آپکو کمال حاصل تھا ہزاروں لوگ آپکا وعظ سننے آتے۔ آپکی ایک فارسی کتاب کا انگریزی میں ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔ آپ کا مقبرہ ابھی تک لاہور میں مرجع خاص و عام ہے۔ مسلمان مشنریوں کا یہ مقدس گروہ شمالی ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ مشرقی یعنی بنگال میں بھی اشاعت اسلام کر رہا تھا۔ ہندوستان کے کسی حصے میں یہ بزرگ کام کر رہے تھے۔ اور ہر ایک کی محنت کے دلکش نتائج نکل رہے تھے۔ موجودہ مسلمانان ہند انہی بزرگوں کی محنتوں کا ثمرہ ہیں۔ یہی اسلام کے سپاہی ایسے میدانہائے کارزار میں اس وقت آ دھمکے ہیں۔ جبکہ وہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے نبرد آزما تھے۔

خاکسار۔ علی محمد بی۔ اے

مذہب کی تحقیقات کے لئے جاپانی وفد

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ ایک جاپانی کمیشن اس بات کیلئے مقرر ہوا ہے کہ تمام دنیا میں دورہ کر کے اس امر کی تحقیقات کرے۔ کہ جاپان کے لئے کونسا مذہب سودمند اور اطمینان بخش ہے۔ یہ کمیشن جن سوالات کے جوابات مختلف مذاہب کے پیرووں سے حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ یہ ہیں (۱) آپکے مذہب اختیار کرنے سے ہمیں کیا سہولت ہوگی۔ (۲) ہم کو آپکے مذہب سے کیا تسلی ہوگی۔ (۳) آپ کے مذہب کو دیگر مذاہب پر کیا تفوق حاصل ہے۔ (۴) آپکا مذہب ہماری آزادی پر پابندیاں تو عاید نہیں کریگا۔ (۵) آپکا مذہب دنیوی ترقی کی راہ میں تو حائل نہ ہوگا۔ (۶) آپکا مذہب ہماری روحوں کو تو خوف زدہ نہ کریگا۔ (۷) آپ کے مذہب میں خدا کا کیا مرتبہ ہے۔ (۸) آپکے مذہب میں جنس لطیف کی کیا حیثیت ہے۔ (۹) آپکا مذہب عدم تشدد کے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے۔ اگر فی الواقعہ جاپان نے اس قسم کا کوئی وفد تجویز کیا ہے تو ہم اس کے ہندوستان میں آنے پر اسلام کی طرف سے اس کا بڑی خوشی کے ساتھ خیر مقدم کرینگے اور اس کے مجوزہ سوالات کے شرح و بسط کے ساتھ جواب ہم اپنی طرف سے پیش کرینگے۔ جو بفضل خدا ایسے مدلل اور معقول ہونگے۔ کہ دنیا کے اور کسی مذہب میں ان کی مثال نہ مل سکیگی۔

ایک عبرتناک موت

قادیان میں غیر احمدیوں کا جو جلسہ محض ہماری دل آزاری اور تکلیف دہی کیلئے گذشتہ ایک دو سالوں سے ہوتا ہے۔ اس کے بانیوں میں سے ایک شخص "ظفر الحق" بٹالہ میں رہنے والا بھی تھا جو اخراجات کے لئے روپیہ فراہم کرنے میں بہت بڑا حصہ لیتا تھا۔ اور اسی وجہ سے جلسہ کی کارروائی اس کے انتظام کے ماتحت ہوتی تھی۔ اسی سال کے ماہ مارچ میں جب یہ جلسہ ہوا تو ہماری طرف سے تبادلہ خیالات کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی چیلنج دیا گیا۔ جسے کسی نے منظور تو کیا کرنا تھا حسب معمول ٹال دیا گیا۔ اور بہانہ یہ کیا کہ بٹالہ میں مباہلہ کیا جائیگا۔ اس وقت ظفر الحق مذکور نے نہ صرف مباہلہ میں شمولیت کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ بلکہ یہ بھی اعلان کیا کہ بٹالہ میں بالمواجہ سب کے قیام اور طعام کا میں ذمہ لیتا ہوں۔

اس طرح اس شخص نے ان لوگوں سے مباہلہ کا پیالہ ٹالنے کی کوشش کی جنہیں دعوت مباہلہ دی گئی تھی۔ لیکن اس واقعہ سے چند ہی ماہ بعد جیسی عبرتناک موت اس شخص کی ہوئی ہے۔ وہ دوسروں کے لئے نہایت ہی سبق آموز ہے۔

اخبار وکیل امرتسر ۱۴ راگست میں اس کی موت کا واقعہ اس طرح لکھا ہے۔ کہ یہ شخص ۱۲ بجے گھر کھانا کھانے کیلئے آیا اور تازہ پانی لینے کے لئے کنوئیں پر گیا۔ اتفاقاً ڈول کنوئیں میں گرا ہوا تھا۔ اس کو نکالنے لگا۔ مگر بجائے اسے نکالنے کے خود کنوئیں میں گر پڑا سر پر سخت چوٹ لگی۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد کنوئیں سے نکالا گیا۔ جبکہ عدم آباد سدھار چکا تھا۔

کاش یہ عبرتناک انجام کسی کے لئے فائدہ بخش ثابت ہو۔ تعجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اس کا ذکر اپنے اخبار میں نہیں کیا حالانکہ جلسہ پر اسے اپنا دایاں بازو سمجھا کرتا تھا۔

گائے کی قربانی اور گاندھی جی کا اخبار

گاندھی جی کا اخبار ینگ انڈیا قربانی گائے کے متعلق مسلمانوں کی پوزیشن کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے

"جو لوگ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے جذبات و احساسات کا احترام ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بقر عید کی تقریب پر گائے کی قربانی دینے سے احتراز کرنا چاہیئے اس بارے میں مسلمانوں کے مذہبی فرائض کے متعلق امور واقعہ سے مطلق آگاہ نہیں۔ مسلمانوں کو مذہباً حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ بقر عید کے موقع پر ہر سال اپنے گھروں میں ایک بکری فی مرد و زن و بچہ کے حساب سے قربانی دیں۔ ان کے مذہبی آئین و قانون کے مطابق ایک گائے یا بیل سات بکریوں کے برابر ہے۔ اس طرح غریب لوگوں کے اخراجات میں بڑی بھاری تخفیف ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات دو یا تین گھر باہم مل کر ایک بیل کی سات اشخاص کے حساب سے قربانی دیتے ہیں۔ اگر بیل یا گائے کی قربانی سے احتراز کیا جائیگا۔ تو بیچارے غریب گائیوں سے سات گنی زیادہ بکریاں یا بھیڑیں قربانی دینے کیلئے مجبور ہو جائینگے لہذا اس لئے ان کے اخراجات بہت زیادہ ہو جائینگے۔ یہ ایک ضروری و مفید بات ہے۔ کہ ہر وہ ہندو جو اس امر پر مصر ہے کہ اس کے مذہبی احساسات کا احترام کیا جائے۔ اس معاملے کے دوسرے رخ پر بھی اچھی طرح نظر دوڑائے۔"

اگر ہندو صاحبان ینگ انڈیا کی اس رائے کے مطابق عمل کریں تو آئے دن قربانی گاؤ کے روکنے کے متعلق جو ناگوار واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ ان کا انسداد ہو سکتا ہے۔ اور ایسے ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد بنانے پر زور دینے والوں کو اس کی نزاکت سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کے مذہبی امور میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ ینگ انڈیا نے صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف کیا ہے۔ اور مسلمان کبھی دنیوی باتوں کے لئے مذہبی امور کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیو سماجیوں کو جواب

قرآن میں آم کا ذکر کیوں نہیں

اخبار جیون تت دیو سماجی فرقہ کے آرگن نے مسلمان عالموں سے ایک سوال کیا ہے۔ جو یہ ہے کہ قرآن شریف میں جنت یا بہشت کے متعلق جو بیان آتا ہے۔ اسمیں آم کی موجودگی کا بھی (جو ہندوستان کا بہت مشہور اور اچھی قسم کا پھل ہے) کہیں تذکرہ آتا ہے۔؟

اول تو یہ معلوم نہیں کہ ایڈیٹر صاحب جیون تت (جو خدا تعالیٰ کے سخت منکر ہیں۔ اور جو بہشت و جنت کو ایک وہمی وجود سمجھتے ہیں۔) کو جنت کے میووں اور پھلوں کی کیوں فکر پڑ گئی ہے۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ ان جنتی پھلوں میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ ہاں اگر آم کی موجودگی کا یقین دلانے پر سب کچھ ماننے پر تیار ہیں تو دوسری بات ہے ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ قرآن مجید کوئی پھلوں اور میووں کی فہرست کی کتاب نہیں ہے۔ کہ اسمیں ہر پھل کا ذکر ضروری ہو۔ وہ تو روح کو سُدھارنے اور انسان کو اس کی بناوٹ کے مطابق اعلیٰ کمالات تک پہنچانے کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے۔ جو اسپر عمل کرے وہ پھل پائے۔

دوم جنت اور بہشت کی حقیقت پہلے سمجھنی چاہئیے۔ اس کے لئے پہلے خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جب تک کوئی یہ اصولی مسائل نہ سمجھے۔ فروعی باتوں پر اعتراض فضول اور تضیع اوقات ہے۔

مختصر طور پر عرض کردوں۔ جنت انسان کے اعمال کے اظلال و آثار کا نام ہے۔ انسان کی جنت اور دوزخ کی بنیاد اس کے اندر سے پڑتی ہے۔ دوزخ کی حقیقت نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ میں بتائی کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی بھڑکتی آگ ہے۔ جو دلوں پر سے شعلہ زن ہوتی ہے۔ اور جنت کی بابت مثل الجنۃ التی وعد المتقون فرمایا۔ کہ مثل اس جنت کی یہ ہے یعنی اس دنیا کی چیزوں سے محض اسمی یعنی نام کا اشتراک ہے۔ ورنہ اس سے کچھ نسبت نہیں۔ اسی واسطے ہمارے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جنت کی نعمتیں ایسی ہیں۔ کہ جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں۔ نہ کسی فرد بشر کے دل پر گزریں پس گو جنت کے پھلوں کا اس دنیا کے پھلوں سے نام کا اشتراک ہے تو بھی ان کی لذت ان کی حقیقت جداگانہ ہے۔ وہ دراصل ہمارے نیک اعمال جو ہم اس دنیا میں کرتے ہیں۔ اگلی دنیا میں متمثل ہو جائینگے اور اس کے سمجھنے کے لئے عقل کی ضرورت ہے۔ اس موٹی سمجھ سے کام نہیں چلے گا۔ جس کے رو سے ایک انسان ضعیف البنیان کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کیا جاتا اور اس سے نیکی بدی دکھ سکھ کے خواستگار ہوتے ہیں اور اسکی مورت کی مہما کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ حالانکہ وہ آپ اپنے آپ کو دکھوں اور مصیبتوں سے نہیں بچا سکتا۔

اخیر میں یہ بھی بتا دوں کہ قرآن مجید میں انار۔ انگور۔ سیب کا نام اس لئے آگیا ہے کہ محققین یورپ نے بھی ان پھلوں کو انسانی غذا قرار دیا ہے۔ مگر آم وغیرہ کوئی خاص غذائیت نہیں رکھتے۔ باوجود اس کے میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے۔ اور اس نے یہ فرما کر کہ ان المتقین فی ظلل و عیون۔ و فواکہ مما یشتہون۔ کلوا واشربوا ھنیئا بما کنتم تعملون۔ انا کذالک نجزی المحسنین۔ (سورہ مرسلت پارہ ۲۹ رکوع ۲) تمام معترضوں اور سائلوں کو جواب دیدیا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ متقی گناہوں سے بچنے والے اور خدا کو سپر بنانے والے سایوں اور چشموں کے کنارے ہونگے۔ اور انہیں ہر قسم کے میوے ملینگے جن کو ان کی طبیعت چاہے۔ کھاؤ اور پیو اس کے بدلے کہ جو تم نیک عمال کرتے تھے۔ اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ مما یشتہون (جس پھل کو طبیعت چاہے ملے گا۔) فرما کر تمام خواہشوں کو پورا کردیا۔ آپ تو صرف آم کا پتہ پوچھتے ہیں۔ اس چھوٹی سی آیت میں دنیا کے تمام میوں اور پھلوں کا ذکر ہے جن کو ایک سلیم الفطرت شریف انسان چاہے۔ ایسا ہی ولھم فیہا ما یشتہون دوسرے مقام پر فرما کر بتا دیا کہ جنت میں ہر قسم کی آسائش و آرام کے سامان ہونگے۔ تاکہ آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ اسمیں فلاں چیز نہیں۔ تمام اشیاء کی فہرست تو کئی مجلدات میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ اس لئے ایک ہی فقرے میں سب سوالوں کا جواب دیدیا۔ ورنہ اگر آم کا ذکر ہوتا۔ تو کل ایک اور صاحب اٹھتے اور وہ کہہ دیتے تربوز اور خربوزے کا نام نہیں۔ یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے۔ اور یہی اعجاز خدا و زمین و آسمان پر ایمان لانے کے لئے کافی رہنمائی کر رہا ہے۔ (اکمل)

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی ایک کتاب کی اصلاح

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے جو ریڈروں کا سلسلہ مدارس کے لئے منتخب کیا ہے اسمیں ریڈر نمبر۲ میں اسلام کے خلاف ناجائز حملے کئے گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ خلفاء نے مذہب جبراً پھیلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین غریب تھے۔ اور یہ کہ آپ کا پیشہ شتربانی تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) نے نہایت پر زور مضمون رسالہ مذکور نمبر۳ جلد ۲۱ میں اسکی تردید میں شائع کیا۔ اور ان بے ہودہ امور کو لغو ثابت کیا۔ جیسا کہ پہلے بھی ہمارے رسالجات اور اخبارات میں ان اعتراضات کی تردید ہوتی رہتی ہے۔ صاحب موصوف نے مجھے بھی تحریک کی کہ میں گورنمنٹ پنجاب کو اس کی اصلاح کی طرف متوجہ کروں۔ چنانچہ خاکسار نے بھی جناب وزیر تعلیم صوبہ پنجاب کی خدمت میں اس رسالہ کو بھیجکر ضروری اصلاح کی درخواست کی اور صاحب ممدوح کو بتایا کہ حال میں ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف بہادر نے بھی میرے لکھنے پر فوجی المناک میں سے اسی قسم کی غلطیوں کی اصلاح کی ہے۔ اور یہ کہ جبکہ ایسی کتاب کی اصلاح بھی حکام فوجی نے فرما دینے کا حکم صادر کیا۔ جو کہ محض فوجیوں کے استعمال کے لئے ہے۔ تو پھر آنجناب ان کتابوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اصلاح میں دریغ نہ فرمائینگے۔ جو مدارس کے لئے منتخب کی گئی ہیں۔ جن میں مسلمان طلبا اور اساتذہ حصہ لیتے ہیں۔ میں نے اس تحریک کی ایک نقل صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب اور ایک سکریٹری صاحب ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کو بھی بھیجی تھی۔ صاحب وزیر تعلیم کیطرف سے گو تاحال کوئی جواب صادر نہیں ہوا۔ مگر ٹیکسٹ بک کمیٹی کے سکریٹری صاحب نے بہت جلد توجہ فرما کر مجھے چٹھی بھیجی ہے۔ کہ بہت جلد اس کی اصلاح کردیجائیگی۔ اور سا تھ ہی صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے رجسٹرار مذکور مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے کے پاس لکھ بھیجی کہ وہ خود اس کی اصلاح فرمادیں۔ یہ نتیجہ بھی صاحب وزیر تعلیم صوبہ پنجاب کی بیدارمغزی کا ہے۔ کہ ماتحت حکام نے فوری توجہ فرما کر اصلاح کی طرف رخ کیا۔ اور بہترین طریقہ اختیار کیا ہم سکریٹری صاحب ٹیکسٹ بک کمیٹی اور ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کے شکرگذار ہیں کہ انہوں نے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دینے میں کوئی تاخیر نہیں فرمائی اس کے ساتھ یہ کہنا بھی بے جا نہیں ہے کہ یہ روح وزیر تعلیم صوبہ پنجاب کی بیدارمغزی اور صحیح انجام دہی فرائض نے پیدا کردی ہے۔ ورنہ ایسے کاموں میں کافی عرصہ دراز کی جانکاہی پر ہوتا کیونکہ مسلمان ممبران ٹیکسٹ بک کمیٹی معاف فرمائینگے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ان کا وجود کمیٹی مذکور میں اسیوقت کارآمد ہوسکتا ہے جب وہ اپنے مذہب کی صحیح وکالت کریں۔ اگرچہ ان کے مشاغل کثیر ہیں۔ تاہم ان کا فرض تھا کہ وہ اپنی ممبری کی حالت میں ایسے نفرت خیز فقرات ٹیکسٹ بک میں کبھی داخل ہونے دیتے۔ کیا ان کے ہم منصب ممبر دلسا کی ایسی غلطی کی کوئی مثال وہ دکھا سکتے ہیں۔ غالباً نہیں تو پھر کیا یہ ان کی عدم توجہی کا ثبوت نہیں ہے ہے۔ اور ضرور ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ آئیندہ ہوشیار رہینگے۔ اور خدا و رسول کے علاوہ دنیا سے بھی شرمندگی دنیا سے بھی بچینگے۔ میں سررشتہ تعلیم پنجاب کا شکرگذار ہوتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

نیازمند ذوالفقار علی خاں۔ ناظر امور عامہ

آنریبل میاں فضل حسین کی تعلیمی پالیسی کے

متعلق گورنمنٹ پنجاب کا اعلان

پنجاب میں ایک عرصہ سے میاں فضل حسین وزیر تعلیمات کی حکمت عملی کے برخلاف بہت کچھ مخالفت ہورہی تھی۔ آخر کار اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جناب گورنر پنجاب کی خدمت میں ایک یادداشت ارسال کی گئی۔ جو مقامی کونسل کے اکثر ہندو اور سکھ ارکان کیطرف سے تھی اس موقعہ و محل پر حکومت پنجاب نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں ان تمام ملازمتوں کے تقرر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو وزیر تعلیمات کے عہد حکومت میں ہوئے۔ یہ سرکاری اطلاع حسب ذیل ہے:۔

حسب ذیل ملازمتوں کا تقرر ترقی کے ذریعہ ہوا (۱) بھائی گوپال سنگھ چاؤلہ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (۲) لالہ شورام پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (۳) سردار کشن سنگھ انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر۔ (۴) شیخ نورالٰہی انسپکٹر مدارس حلقہ ملتان (۵) مرزا محمد سعید پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور حال در دفتر معلمین حکومت ہند۔ (۶) مسٹر ای ٹائیڈ مین انسپکٹر و ڈائرکٹر پنجاب۔ (۷) لالہ مہری داس رجسٹرار (بحال) امتحانات محکمہ جات ان میں سے شمارہ ایک اور پانچ کو جناب وزیر ہند نے یکم جنوری ۱۹۲۱ء سے پہلے حکومت پنجاب کی سفارش پر متعین کیا اور شمارہ ۶۔ ۷ کو یکم جنوری کے بعد حکومت پنجاب کی سفارش سے جناب وزیر ہند نے متعین کیا۔ باقی رہے تین۔ سو ان میں سے ایک یوروپین اور دو ہندو ہیں۔ براہ راست صرف ایک تقرر ہوا۔ جو مسٹر جے بی سیٹھ ایم۔ ایس سی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کا تھا۔

حسب ذیل سترہ تقرر پنجاب کی ملازمت تعلیمی میں ترقی کے ذریعہ ہوئے۔

لالہ سانندر لیکچرر ملتان کالج۔ غلام محی الدین پرنسپل گورنمنٹ ہائی و نارمل سکول کیمبل پور۔ گھنشام داس ڈسٹرکٹ انسپکٹر ملتان (فوت ہوگئے) پرکشن داس ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر۔ نرائن سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر شاہ پور نرائن داس گپتا پرنسپل دھرم سالہ۔ سوہن لال ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ۔ سکھ دیال پرنسپل راولپنڈی۔ ہیمراج ڈسٹرکٹ انسپکٹر سیالکوٹ۔ بھگت سنگھ لیکچرر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور۔ چوہدری گیان سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گورداسپور۔ بھگوان سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہوشیارپور۔ گوردت مل لیکچرر ٹریننگ کالج لاہور۔ سوسانندرام ڈسٹرکٹ انسپکٹر گوڑگاؤں۔ عبداللطیف ڈسٹرکٹ انسپکٹر راولپنڈی محمد اسحٰق ڈی۔ آئی۔ لاہور۔ اور محمد حسین۔ داس ممتاز لائلپور زراعت پنجاب کی ملازمت تعلیمی میں حسب ذیل سات تقرر براہ راست کئے گئے۔ مسٹر برکت اللہ لیکچرر گورنمنٹ کالج۔ مسٹر محمد دانش پرنسپل میو سکول آف آرٹ لاہور۔ محمد رشید لیکچرر ملتان کالج تارا سنگھ لیکچرر لدھیانہ کالج احمد حسین لیکچرر گورنمنٹ کالج لاہور۔ حاکم علی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول منٹگمری مہان سنگھ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔

یعنی سارے تقرر ۲۴ ہوئے جن میں سے گیارہ ہندو سات مسلمان پانچ سکھ ایک دیسی عیسائی (جس نے ملازمت ترک کردی ہے) اور مسلمانوں کے تقرر میں سے شیر محمد پرنسپل میو سکول آف آرٹ کا تقرر دوبارہ ہے۔

سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ پنجاب کے تعلیمی محکمہ میں تقرریاں کرتے ہوئے نہ صرف کسی قسم کی رعائت نہیں کی گئی۔ بلکہ ان کو پورا حق بھی نہیں دیا گیا۔ اور ان کے مقابلہ میں ہندو اور سکھوں کو باوجود مسلمانوں سے آبادی کے لحاظ سے قلیل التعداد کے زیادہ حصہ ملا ہے۔ اسپر بھی اگر ہندو اور سکھ صاحبان وزیر تعلیم پنجاب کے خلاف واویلا کریں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے حق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ مسلمانوں کے حقوق پر پہلے سے بھی زیادہ تصرف حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور وزیر تعلیم کو خواہ مخواہ بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ گورنمنٹ پر ان لوگوں کا یہ ارادہ اور منشاء اچھی طرح واضح ہوگیا ہوگا۔ اور وہ کوئی ایسی کارروائی نہیں کریگی جس سے مسلمانوں کے حقوق اور زیادہ معرض خطر میں پڑجائیں۔ کیا ہندوؤں وغیرہ کیطرف سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے جو یہ مسلسل اور خطرناک سعی ہو رہی ہے۔ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی نہیں ہے۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی عمر بھر کا مجرب تحفہ دافع اٹھرا

حب اٹھرا
یعنی
دافع اسقاط حمل

کیا معنے کہ جن کے عزیز چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتے یا کمزور پیدا ہوں۔ اس موذی مرض کے لئے حب اٹھرا کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وہ لاثانی دوا ہے جس کے استعمال سے وہ گھر جو اٹھرا کی بیماری کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ آج وہ گھر پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ والدین جو اس موذی بیماری کی بدولت یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے مایوس و ناامید ہو چکے تھے۔ آج وہ اپنے لخت جگر نور نظر پیارے دلبندوں سے شاداں ہیں۔ وہ والدین جو یکے بعد دیگرے ان کی جدائی سے غم کے مارے چور تھے آج وہ خدا کے فضل سے بامرادی کے گیت گاتے ہیں۔ اور اپنے مالک کا شکر بجا لاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اس قادر خدا نے ہر بیماری کی دوائی اپنے کرم سے مہیا کر رکھی ہے۔ یہ اسی قادر و قیوم خدا کے فضل سے حب اٹھرا اس عالی دماغ کے تمام عمر کا مجرب المجرب تحفہ ہے۔ جو تمام مخلوق کا خیرخواہ خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین شاہی حکیم افلاطون زمان تھا۔ ان گولیوں سے مخلوق خدا فائدہ اٹھاتی رہی۔ اور اب بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور آئے دن کے غموں سے نجات حاصل کر رہی ہے۔ آپ بھی خدا کے فضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مراد حاصل کریں۔ یہ گولیاں مدت حمل و رضاعت میں صرف چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ ایک ہی دفعہ چھ تولہ منگوانے والوں کو خاص رعایت دی جائیگی۔

المشتہر

دوائی خانہ عبدالرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

الخطبہ

دو احمدی گکھڑ زئی لڑکیوں کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں خدا کے فضل سے خواندہ باسلیقہ امور خانہ داری سے واقف اور نوجوان ہیں۔ عمر ۱۵-۱۶ سال۔ درخواست کنندہ میں مندرجہ ذیل اوصاف ضرور ہوں۔ قوم گکھڑ زئی۔ تعلیم یافتہ۔ سرکاری ملازم خواہ تجارت پیشہ ہو مگر باحیثیت ہو۔ نوجوان۔ دیندار احمدی ہو۔ درخواست میں اس امر کا تذکرہ ضروری ہے کہ وہ کب احمدی ہوا۔ اور خاندانی حالات کیا ہیں۔

خاکسار سید دلاور شاہ۔ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کوچہ چابک سواراں لاہور

خوشخبری

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کے واسطے۔ اور کھڈیاں کی گراریاں کپڑا بننے کے واسطے۔ لوہے کے ہل۔ کاشتکاری کے واسطے۔ لوہے کے بیلنے کماد پیڑنے کے واسطے اس پتہ سے خرید و۔

مستری مولا بخش اینڈ سنز بٹالہ ضلع گورداسپور

تبلیغ کا ایک اور اعلیٰ ذریعہ

تبلیغ حق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک معزز مہمان کو سامنے بٹھا کر ایک پُر معارف تقریر فرمائی جس میں نہایت اعلیٰ پیرایہ میں حالات زمانہ۔ آیت استخلاف۔ حدیث مجدد۔ اندرونی و بیرونی مصائب اسلام پر اور عیسائیوں کے خطرناک حملوں وغیرہ کو بیان فرما کر اپنی دعوت دی۔ پیرایہ نہایت مؤثر ہے۔ احمدیت کی تبلیغ میں حضرت اقدس سے کون بڑھ سکتا ہے۔ یہ تقریر نہایت دلچسپ تھی۔ اسکو نہایت خوبصورت کر کے چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر رعایتی سفا۔ احباب اسکی بہت سی کاپیاں منگا کر غیر احمدیوں میں تقسیم کریں۔ اور تبلیغ کا حق ادا کریں۔

تفسیر خزینۃ العرفان حصہ سوم جس میں پارہ ۴-۵-۶ کے متعلق حضرت اقدس کی فرمودہ تفسیر جمع کی گئی ہے۔ چھپکر تیار ہے مستقل خریداروں کے پاس بھیجی جا رہی ہے۔ اور احباب جو اب تک اس نعمت عظمیٰ کے خریدار نہیں بنے۔ فی الفور اس کے مستقل خریدار بن جائیں۔ ورنہ بعد میں نامکمل تفسیر کی شکایت بیجا ہوگی۔ احباب کو یہ میں اطمینان دلاتا ہوں۔ کہ یہ کام انشاء اللہ بشرط زیست و توفیق مسلسل جاری رہیگا۔ جلد تک دس پارے انشاء اللہ شائع ہو جائینگے۔ اس حصہ سوم کی قیمت ۱۲ر حصہ دوم کی ۱۲ر حصہ اول۔

ریویو مولوی محمد حسین بٹالوی جس میں حضرت اقدس کی پہلی بے لوث زندگی پر زبردست شہادت براہین احمدیہ کا بے نظیر ہونا۔ حضرت اقدس کی صداقت پر دلائل منقولی و معقولی مخالفین علماء کے اعتراضوں کی تردید یہ ایک دشمن سلسلہ کی قلم سے نکلا ہوا مخالفین کے لئے زبردست حجت ہے۔ ڈیڑھ سو صفحہ کا ریویو قیمت عہ فہرست کتب سلسلہ مفت ملتی ہے۔

کتاب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت استاذی المکرم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی حکیم کی پچاس سالہ مجرب دوائی دافع اٹھرا

حب اکسیر جنین

کیا آپ پیارے پیارے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور فائدہ خلق اللہ کے لئے اس نہایت تجربہ کار اور بیدار مغز اور خیر خواہ ہر بنی نوع انسان حکیم الامۃ مولانا مولوی **نورالدین** صاحب شاہی حکیم کا وہ مجرب المجرب نسخہ پورے طور پر طیار کیا ہے جس سے کئی گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے **بچوں سے خالی** تھے۔ یہ وہ گھر ہیں۔ جو **اسقاط حمل** کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی **داغ مفارقت** دے کر راہ دار البقا لے لیتے تھے۔ یا جن کے حمل قبل از وقت **ضائع** ہو جایا کرتے تھے۔ یا **مردہ** پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے کلیجے کے صدمے سہتے سہتے **مایوس** اور نا امید ہو چکے تھے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی گھر بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں اور ان **گولیوں** کا استعمال کرائیں۔ اور **پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں** سنکر خدا کا شکر کریں۔ ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھائے۔ قیمت فی تولہ عہ چار تولہ سے چھ تولہ تک کے خریدار کو خاص رعایت دی جاویگی ایک نفعہ

مکرم محمد اسمٰعیل یار خانصاحب منشی سے تحریر فرماتے ہیں۔ جناب من السلام علیکم۔ آپ سے ایک شیشی اکسیر جنین خریدی فضل منگوائی از حد فائدہ ہوا۔ ایک شیشی اور مرحمت فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جناب غلام فرید خانصاحب

ٹھیکیدار ضلع گورداسپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ سے مرض اٹھرا کی گولیاں لی تھیں چونکہ میرے گھر میں وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ فی الحال اسی قدر گولیاں بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر خود کسی وقت حاضر خدمت ہو کر کثیر مقدار میں آپ سے لے آؤنگا۔

مکرم معظم حکیم مولوی غلام محمد صاحب امرتسری شاگرد حضرت ممدوح تحریر فرماتے ہیں۔ حب اکسیر جنین بفضلہ تعالیٰ بہت ہی نفع مند مفید ہے حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول نورالدین کے معمول و مجربات میں سے بیشک النفع دوائی ہے حضرت مرحوم سے خاکسار نے ان حبوب اکسیر جنین کے متعلق جو سنا ہے وہ بخاکسار کے تجربہ میں اب تک آیا ہے وہ شہادت بالا سطور میں تحریر کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسکے حاجتمندوں کو فائدہ

جناب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تحریر فرماتے ہیں میں نے بہت سے مریضوں کو حب اکسیر جنین منگوا کر استعمال کرائی ہیں۔ جو کہ مرض اٹھرا کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید و موثر ثابت ہوئی ہیں۔ لہٰذا میں اس تجربہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ اس مرض کیلئے جو استعمال کریگا انشاء اللہ فائدہ اٹھائیگا۔

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر چرم قادیان یہ گولیاں اکسیر جنین ایسی مجرب ہیں کہ میں اپنے گھر میں ہمیشہ استعمال کراتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسوقت میرے تین لڑکے موجود ہیں۔ یہ گولیاں اٹھرا کی بیماری کے لئے خدا کے فضل سے مفید و بابرکت ہیں۔ میں نے اور کئی لوگوں پر استعمال کرایا جو کہ اٹھرا کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکو بھی آرام ہو گیا۔ میرے خیال میں یہ گولیاں ہر طرح سے بے مثل ہیں انکی ثانی کوئی دوائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گولیوں میں برکت دے اور اپنی مخلوق کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

چند سارٹیفکیٹ بھی ہدیہ ناظرین ہیں

جناب کرم فرما حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں حب اکسیر جنین بیشک اٹھرا کی مرض میں اکسیر ہے بشرطیکہ صحیح اجزاء سے مکمل ہو۔ صرف میں نے ہی اسکو اکسیر نہیں پایا بلکہ حضرت قبلہ نورالدین اعظم بھی اسکو اکسیر ہی کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ الٰہی لوگوں کو اس سے نفع پہنچے۔

مکرم معظم قاضی اکمل صاحب گولیکی ضلع گجرات کی شہادت یہ گولیاں (حب اکسیر جنین) میں نے اپنے ایک عزیز کو بھجوائیں جنہیں حسین کے گھر میں اسقاط کی بیماری تھی۔ الحمد للہ یہ شکایت رفع ہو گئی۔ یوں بھی مجربات حضرت حکیم الامۃ کسی قسم کی سند تصدیق سے مستغنی ہیں۔

حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب کی شہادت حب اکسیر جنین میں نے بھی علاج مولوی نورالدین صاحب مرحوم وخود بعد ان کے تجربہ کیا۔ بہت مفید ہے۔

نظام جان منیجر دوائی خانہ خیر خواہ مریضان قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(باہتمام شیخ محمد احمد صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)